Sign Up

Email or Phone

mfoster@jccc.edu

Keep me logged in

18 · رقعہ like this
July 21, 2012 at 12:48am ·

Facebook © 2
English (US) ·
More

عہد جدید کے بعض راسخ العقیدہ اور اکثر جدیدیت پسند مفکرین کے نادر خیالات

از سید خالد جامعی

حصہ اول

[١]اسلام دورِ جدید [Modern Age] کا خالق ہے دور جدید کا مذہب فی الاصل اسلام ہے [٢] اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو سائنس کے قدم بہ قدم چل سکتا ہے کیونکہ اسلام اور سائنس اور سائنس اور اسلام ایک ہی چیز ہیں ،خیر ہیں، ایک تصویر کے دو رخ، ایک دریا کے دو کنارے ،ایک آسمان کے دوستارے، ایک ہی حقیقت کے دو رنگ ہیں اسی لیے قرآن کی کوئی آیت سائنس کے خلاف نہیں ہوسکتی [٣]جدید سائنسی ترقی قرآن کی آمد کے بعد ہی ممکن ہوسکی جس نے تجربیت کا سبق دیا قرآن سے پہلے تاریخ کے تمام معاشرے صرف منطقیت،عقلیت کے پرستار تھے تجربیت سے دور تھے قرآن نے تجربی دلائل کے ذریعے علوم کے قافلے کی رفتار کو بڑھادیا ۔ جدید سائنٹفک میتھڈ کا خالق اسلام ہے [۴]اسلام ایک سائنٹفک مذہب ہے اس کا کوئی اصول سائنس سے متصادم نہیں جیسے جیسے سائنس ترقی کررہی ہے قرآن کی بہت سی آیات کے مفاہیم واضح ہورہے ہیں قرآن قیامت تک کے لیے آیا ہے لہٰذا قیامت تک قرآن کی آیات کے مفاہیم واضح ہوتے رہیں گے۔ رسول اللہ کافۃ للناس ہیں لہٰذا ہر عہد میں قرآن کے مطالب اس عہد کے اسلوب علمی کے معیار پر پورے اترتے رہیں گے یہ تصور کرنا کہ قرآن کی آیت کا مطلب وہی ہے جو خیر القرون میں بتایا گیا اس کے سوا دوسرا مطلب ممکن نہیں ٹھیک رویہ نہیں ہے قرآن کے مطالب قیامت تک کھلتے نکھرتے اور بکھرتے رہیں گے عہد حاضر کا مسلمہ متفقہ اسلوب منہاج علمی سائنس ہے لہٰذا قرآن ہر عہد میں سائنس کے ہر معیار پر اترے گاسائنس قرآن کو شکست نہیں دے سکتی [۵]مسلمانوں کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے اسے داڑھی رکھوا کر، پگڑی پہنا کر ، اونچا پاجامہ بندھوا کر اسے اپنی کمیونٹی کے لیے اجنبی کردیتے ہیں وہ اپنی کمیونٹی میں دین کی دعوت پہنچانے کے قابل ہی نہیں رہتا یہ سب کام اچھے ہیں مگر ان کا وقت ٹھیک نہیں ہے مسلمانوں کی قدامت پرستی ہی ان کے دین کی توسیع میں اصل رکاوٹ ہے [۶]اسلام اور مغرب میں چند چیزوں کے سوا کوئی فرق نہیں ہماری تمام اخلاقیات، عدل، انصاف، رواداری، دوسروں کا خیال، تحقیق، علم ،تدبر، خدمت خلق وغیرہ جیسی صفات مغرب نے اسلام سے سیکھ لیں اور ہم سے آگے نکل گیا مغرب اگر صرف عریانی و فحاشی کو ترک کردے اور کلمہ پڑھ لے تو کافی ہے اسلام اور مغرب میں بس چند ہی اختلافات ہیں [۷]اسلام کا مقصد تسخیر کائنات تھا مسلمانوں نے یہ کام ترک کردیا اور وہ تسخیر قلوب انسانی کے چکر میں پڑگئے سائنسدانوں کی جگہ صوفیاءکو عزت دی گئی سوشل سائنٹسٹوں کی جگہ فقہا کو مقام و مرتبہ دیا گیا لہٰذا اسلام ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا اگر ہم ترقی کرتے رہتے تسخیر کائنات کے ذریعے کائنات پر غلبہ و تسلط حاصل کرکے کائنات کے تمام خزانے مغرب کی طرح اپنے قبضے میں کرلیتے تو مغرب ہمیں کبھی اپنا غلام نہیں بناسکتا ہم نے تین بر اعظموں پر حکومت کی مگر تسخیر کے قرآنی فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہے اس کا صلہ آج پوری امت بھگت رہی ہے [۸] مسلمان صدیونتک تیل کے ذخیروں پر بیٹھے رہے مگر تیل دریافت نہ کرسکے وہ صرف دین پھیلا تے رہے وہ بارہ سو سال تک صرف تلوار چلاتے رہے ایٹم بم نہ بناسکے ورنہ پوری دنیا ان کی غلام ہوتی جنگ کا اصول یہی ہے کہ اس سے پہلے کہ دشمن تمہیں ختم کردے تم دشمن کو مٹا دو مٹاتے کیسے تلوار ایٹم بم نہیں بن سکتی وہ تیل دریافت کرلیتے تو دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جاتی ، علماءفقہاءصوفیا نے امت کو فقہی شرعی روحانی موشگافیوں میں الجھائے رکھا لہٰذا علوم نقلیہ میں تو زبردست ترقی ہوئی دنیا کی کوئی قوم فقہ احسان تزکیہ نفس احکامات شرعیہ کے سلسلے میں امت مسلمہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی مگر ان علوم کو تمام علوم عقلیہ پر ترجیح دینے کے باعث مسلمانوں کی ترقی رک گئی وہ پچھڑ گئے دنیا کی تمام قوموں سے پیچھے رہ گئے اور اب آگے جانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا [۹] قرآن نے واضح طور پر کہا ہے کہ پہلے دنیا ہے پھر آخرت اس نے دنیا کو ترجیح دی ہے اس کے بعد آخرت کا ذکر کیا ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الا آخرة حسنة کا مطلب یہی ہے کہ دنیا کی فکر پہلے ہے آخرت کی فکر اس کے بعد ہے جو دنیا میں کچھ نہیں کرسکا دنیا کے لیے کچھ نہ لے سکا وہ آخرت کے لیے کیا لے گا جس کی دنیا بہتر ہے اسی کی آخرت یقیناً بہتر ہو نے کا زیادہ امکان ہے جو محتاج نہیں ہے وہ دنیا کو بہت کچھ دے سکتا ہے جو خودمحتاج ہے وہ دنیا میں بھی کم زور ہے

اور آخرت اس کے لیے غیر اہم حدیث ہے کہ کم زور مسلمان سے قوی مسلمان بہتر ہے قوی صحت مند
مسلمان کا جسم ہی دنیا میں کار آمد ہے قرآن کا پیغام یہی ہے کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ دنیا حاصل کریں
دنیا کی دوڑ میں کسی سے پیچھے نہ رہیں جب وہ دنیا میں آگے رہیں گے تو لوگ ان کے آخرت کے پیغام کو
بھی قبول کریں گے کیونکہ عام طبائع کی کم زوری یہی ہے کہ وہ دنیا والے کو دیکھ کراس کے دین سے متاثر
ہوتے ہیں اسی لیے انبیاءنے بھی اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ ان کو سلطان کے ذریعے مضبوط کریں نصرت الٰہی
اپنی جگہ مگرحبل الناس ، نصرت الناس اور نصرت اسباب بھی اہم ترین عامل ہے دین کی کامیابی کا جو دنیا
میں ناکام ہے وہ آخرت میں بھی ناکام رہے گا [۰۱] قرآن نے کہا ہے کہ اے ایمان والو تم اپنے رب کی کس کس
نعمت کو جھٹلا ¶ گے یعنی قرآن نعمت ہائے دنیا کو سمیٹ لینے کی اجازت عام دیتا ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ
کس نے زینت دنیا کی چیزیں تم پر حرام کی ہیں لہٰذا دنیا میں بہترین خوشحال مرفع الحال زندگی گزارنا کوئی
جرم نہیں دین شریعت کا تقاضہ ہے اس معاملے میں امت کو رسالت مآب کی معاشی خاندانی زندگی کی
پیروی کی ضرورت نہیں ہے اس کا مطلب رسالت مآب سے انکار یا بغاوت نہیں ہے وہ طرز زندگی صرف پیغمبر
کے لیے خاص ہے جس طرح پیغمبر کے لیے تہجد فرض ہے میراث نہیں بناسکتے ازواج کے سوا کسی دوسری
عورت سے نکاح نہیں کرسکتے اسی طرح سادگی فقر و فاقہ کی زندگی صرف پیغمبر کے لیے ہے امت کے
لیے نہیں ہے کیونکہ قرآن نے عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی اجازت دی ہے قرآن کی نص کے سامنے
رسول کا اسوہ حسنہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ واجب الاتباع نہیں ہے قرآن کے نصوص واجب الاتباع ہیں لہٰذا
بہترین پر تعیش زندگی بسر کرنا قرآن کے فہم دینی کا تقاضہ ہے اسلامی ریاست کا کام لوگوں کے معیار
زندگی میں مسلسل اور مستقل اضافہ ہے [۱۱] اسلام نے دنیا کو سب سے پہلے جمہوریت کادرس دیا رسول
کو حکم دیا گیا کہ آپ صحابہ سے مشورہ کریں یہی جمہوریت کا پہلا سبق تھا رسول اللہ نے جمہوری روح کے
پیش نظر حضرت ابو بکر ؓ کو نامزدنہیں کیا ان کو یقین تھا کہ جمہوریت صحیح طریقے سے کام کرے گی تو
جمہور خود ہی حضرت ابو بکرؓ کو منتخب کرلیں گے اور عملاً یہی ہوا اس طرح رسالت مآب دنیا کی پہلی
جمہوری ریاست کے بانی ہیں تمام خلفائے راشدین کا انتخاب جمہوریت کے ذریعے ہی ہوا اسلام اور جمہوریت
لازم و ملزوم ہیں مغرب نے جمہوریت کا سبق اسلام سے لیا ہے مگر وہ آج خود کو جمہوریت کاچیمپئن کہتا ہے
جو جھوٹ ہے جمہوریت کے اصل بانی رسالت مآب ہیں ہم نے دنیا کو سب سے پہلے جمہوریت کی روشنی
دکھائی۔ رسالت مآب نے حضرت ابو بکرؓ کی نامزدگی مستر د کرکے جمہوریت کی شمع روشن کی جو آج تک
روشن ہے بلکہ اس کی روشنی عالمگیر ہوگئی ہے اور اقوام متحدہ بھی اسی روشنی میں تمام جمہوری
فیصلے کررہی ہے لیکن کیا رسول اللہ خود جمہوری طریقے سے حکمران منتخب ہوئے تھے کیا ان کے کسی
فیصلے سے کوئی اختلاف کرسکتا تھا کیا رسول اللہ کے خلاف کسی کو حزب اختلاف بنانے کی، رسول کے
فیصلوں، احکامات ، ہدایات پر تنقید کرنے رسول کے خلاف جلسہ کرنے ،جلوس نکالنے ،کارٹون بنانے ،مذاق
اڑانے کی آزادی تھی کیا خلافت راشدہ میں یہ آزادی حاصل تھی ظاہر ہے نہیں مگر یہ رسالت کا اختصاص ہے
رسول کے لیے جمہوریت ضروری نہیں ان کی امت اور خلافت کے لیے جمہوریت لازم ہے نامزدگی یا خاندان
سے خلیفہ کا انتخاب قرآن سنت اور تعامل امت کے منشاءکے خلاف عمل ہے ماضی میں جو ہوا وہ تدریج کا
تقاضہ تھا اب صرف جمہوریت سے ہی خلیفہ کاتقرر ہوگا اس پر اجماع امت ہے [۲۱]اسلام نے پندرہ سو سال
پہلے سب سے پہلے عورت کے حقوق دیے جائیداد کا حق میراث کا حق ذاتی ملکیت کا حق کاروبار، نوکری کا
حق، مہر کا حق جو مرد اس کی اجازت کے بغیر ہرگز استعمال نہیں کرسکتا عورت کمانے کے لیے گھر سے
باہر جاسکتی ہے اسلام اس کے نوکری ،کاروبارکے حق کو تسلیم کرتا ہے جو کچھ وہ کمائے وہ اسی کا ہے
کوئی اسے محروم نہیں کرسکتا ،عورت کی مرضی کے بغیر شادی نہیں ہوسکتی یہ اس کا حق ہے عورت
اپنی مرضی سے شادی کرنے میں آزاد ہے منشور بنیادی حقوق تو اٹھارہویں صدی میں لکھا گیا ہے اسلام اس
سے پہلے ہی عورت کو وہ بے مثال آزادی دے چکاہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی منشور بنیادی
حقوق اصلاً خطبہ حجة الوداع کا چربہ ہے یہ تمام حقوق اسی منشور سے لیے گئے ہیں اور اب مغرب اس
منشور کا خالق بن کر دنیا بھر سے داد سمیٹ رہا ہے حالانکہ اس منشور کے اصل خالق مسلمان ہیں یعنی
خطبہ حجة الوداع [۳۱] اسلام ہر زمانے کا ساتھ دے سکتا ہے زمانہ ہمیشہ آگے بڑھتا ہے تہذیب و تمدن کا
کارواں مسلسل سفر میں ہے اور آگے بڑھتا رہے گا اسلام ہر زمانے کا ساتھ دے سکتا ہے ہر اگلا زمانہ تہذیب
تمدن ترقی کے اعتبار سے پچھلے زمانے سے لازماً بہتر ہوتا ہے اور ترقی کرتا ہے اسلام ہر زمانے کی ہر ترقی
کا ساتھ دے سکتا ہے اسلام بدلے ہوئے حالات میں بدلے ہوئے حالات کے ساتھ قدم بہ قدم چل سکتا ہے بلکہ
اسلام زمانے سے بھی آگے چلتا ہے کیونکہ اس کی جو ترقی کی رفتار ہوتی ہے وہ زمانہ سے زیادہ تیز ہوتی
ہے [۴۱] جدید سائنس کی ترقی کی رفتار رک گئی ہے اگر جدید سائنس اسلام کو قبول کرلیتی تو اس کی
ترقی کی رفتار اتنی تیزہوتی کہ انسان اس کا تصور کرنے سے قاصر ہوتا خدا بے زار سائنس بہت سی نعمتوں
خصوصاً ترقی کی نعمت سے محروم ہوگئی سائنس اگر خدا پر ایمان لے آتی تو اس کی ترقی انتہائی حیرا ن
کن ہوتی مسلمانوں نے تمام قوموں میں سب سے زیادہ ترقی اسی لیے کی ہماری ۱۰۰۱ ایجادات اور پچاس
سائنس دان آج بھی علمی دنیا میں اہم ہیں [۵۱]اسلام نے دنیا کے انسانوں کو سب سے پہلے آزادی دی
اسلام نے انسانوں کو جو آزادی دی ہے وہ دنیا کا کوئی مذہب اور قانون نہیں دے سکتا اسلام نے عورتوں کو
سب سے پہلے اور سب سے زیادہ آزادی دی عورت اسلام میں دی گئی آزادی سے زیادہ آزادی حاصل
نہینکرسکتی لہٰذا اسلام ہی عورت و مردکی آزادی کا سب سے بڑا محافظ اور نگہبان ہے اسلام اور آزادی لازم و

ملزوم ہیں [۶۱]رسالت مآب نے فرمایا تھا کہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا اس کا مطلب یہ تھا کہ ایسی امت جو فخر کے قابل ہو جو دینی تعلیم و تربیت اخلاق فاضلہ سے مزین ہو جس کے اعمال فخر کے طور پرپیش کیے جاسکیں مگر امت نے اس حدیث کا مطلب صرف یہ لیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچے صبح و شام پیدا کرتے چلے جانا اسی لیے یوروپی لوگ مسلمانو نپرپھبتی کستے ہیں کہ یہ قوم چوہوں کی طرح اپنی نسلیں بڑھا رہی ہے تاکہ عددی طور پر یوروپی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دے چوہوں کی طرح نسلیں پیدا کرنے کے باعث نہ ان کی تعلیم و تربیت ممکن ہے ،نہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتے ہیں، نہ ان کو پیٹ بھر کر کھانے کو ملتا ہے، نہ اچھے کپڑے ،نہ اچھی رہائش، ان کو پیدا کرنے والی عورتوں کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی اسی لیے اکثر مسلمان دہشت گرد تنظیموں کا شکار ہو جاتے ہیں اچھے معیار زندگی نوکری کے لیے وہ مجاہدبن جاتے ہیں ایسی بیمار، بے کار ، غیر تعلیم یافتہ نسلیں پیدا کرکے ہم رسالت مآب کی حدیث پر عمل نہیں کررہے بلکہ حدیث کی روح کا انکار کررہے ہیں مسلمانوں کو فخر ہے کہ ان کی آبادی دنیا میں تیزی سے بڑھ رہی ہے مگر یہ بڑھتی ہوئی بے کار آبادی کسی کام کی نہیں [۷۱]مغرب کے پاس جو کچھ بھی اچھائی اور خیر ہے وہ مغرب نے اسلام سے لیا ہے مغرب نے قرآن سے علم، تحقیق، تجزیہ اورتجربہ، استقراءکا طریقہ سیکھا یہ سائنس اسے اندلس سے ورثے میں ملی راجرز بیکن اندلس سے پڑھ کر آیا تھا مغرب کے تمام بڑے لوگ اندلس کی سائنسی ترقی سے متاثر تھے مسلمانوں کی ترقی رک گئی مگر یورپ نے اس ترقی کو بڑھاوا دیا اور ہم سے آگے نکل گیا اگر اندلس نہ ہوتا تو مغرب آج اس مقام پر نہ ہوتا ہم اپنا سبق بھول گئے مغرب نے ہمارے بھولے ہوئے سبق کو یاد رکھا اور دنیا پر چھا گیا مغرب کی سائنس ٹکنالوجی اس کی نہیں اسلام کا عطیہ ہے یہ ہماری متاع گم شدہ ہے اس کو مغرب سے چھیننا ہے تاکہ مسلمان دوبارہ اس دنیا پر غلبہ حاصل کرسکیں جب تک مسلمان اپنی متاع میراث مغرب سے واپس نہ لیں گے دین کو غلبہ عطا نہ ہوگاخواہ یہ علم چوری کیا جائے باقاعدہ حاصل کیا جائے ، خفیہ طریقے سے یا پیسے دے کر خریدا جائے یا رشوت کے ذریعے لیا جائے ہم نے مغرب کو سائنس فراخ دلی سے دی وہ ہمیں ہماری چیز لوٹانے میں بخل سے کام لے رہا ہے لہٰذا اس کا حصول کسی بھی طریقے سے ہمارے لیے جائز ہے حالت اضطرار میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے لہٰذا امت کا پہلا فریضہ یہ ہے کہ وہ اس سائنس و ٹکنالوجی کو کسی قیمت پر کسی طرح مغرب سے حاصل کرے اس کے بغیر اس امت کا احیائ، تسلط، غلبہ دنیا پر ممکن ہی نہیں ہے [۸۱]عیسائیت کو مغرب میں شکست اس لیے ہوئی کہ عیسائیت کا مذہب سائنس کے ساتھ نہیں چل سکا عیسائیت نے سائنس سے دشمنی کی کیوں کہ اس کی تعلیمات سائنس کی عظمت نہ پہچان سکیں۔انجیل محرف و بے لچک تھی لہٰذا جدید علوم عقلیہ کو قبول نہ کرسکی لہٰذا پوپ اور چرچ سائنس اور سائنس دانوں کے خلاف ہوگئے عیسائی مذہب ،عقلیت، تجربیت ، فلسفے کے بھی خلاف تھے ان کے پاس کوئی علمی روایت نہ تھی پوپ کا حکم حرف آخر ہوتا تھا وہ اپنے سوا کسی کی بات نہ مانتا تھا پوپ نے بڑے بڑے سائنس دانوں کو مذہبی بنیاد پر پھانسی دی سائنس دشمنی کے باعث لوگ پوپ کے خلاف ہوگئے انہوں نے کلیسا کو شکست دے دی اسلام کا تجربہ اس سے مختلف تھا اسلام نے ہمیشہ سائنس سے مطابقت پیدا کی سائنس اور اسلام میں کبھی تصادم نہیں ہوا اس لیے اسلام محفوظ رہا۔ [۹۱]قرآن نے اصول استخراج و استقراءسے دنیا کو روشناس کرایا تجربیت کے ساتھ اسلام نے عقلیت پر بھی زور دیایہ کام مغرب مےں کانٹ نے کیا اس نے تجربیت و عقلیت کے ملاپ سے جدید فلسفہ ایجاد کیا جس نے عظیم سائنسی ترقی کو ممکن بنا کر سائنس کے علم اور سائنٹفک میتھڈ کو اصل العلوم قرار دینے میں اہم کردار ادا کیا لیکن کانٹ سے پہلے یہی کام قرآن اور مسلمانوں نے کیا اس طرح دنیا کو ترقی کا راستہ دکھایا مسلمان دنیا کو یہ اسباق دینے کے بعد خود تصوف فقہ شریعت کی وادی میں گم ہوگئے اور ان کی ریاست بھی اس لیے ختم ہوگئی فقہی مکاتب فکر نے جمود کا راستہ ہموار کیا تقلید نے تباہی پیدا کی کتابوں پر حاشیے اور حاشیوں کے حاشیے لکھنے کا رواج ہوا اپنے سوا سب باطل قرار پائے جمود نے اجتہاد کا دروازہ بند کیا اجتہاد ختم ہونے سے امت کے عروج کے تمام راستے بند ہوگئے جب تک امت تحقیق و اجتہاد کرتی رہی علم کی شمع روشن رہی، سائنس و ٹکنالوجی میں مسلمان آگے رہے کوئی ہمیں شکست نہیں دے سکا علم و تحقیق سائنس اور اجتہاد مترادف اصطلاحات ہیں امت نے اجتہاد کو صرف دینی امور تک محدود کردیا اور اس میدان میں بھی اجتہاد نہیں کیا اجتہاد کے بارے میں علماءکی تنگ نظری نے انہیں تباہ کیا اور اس کے باعث ملت تباہ ہوگئی [۰۲] ہمیں روایتی اسلام کی نہیں پروگریسو، رواداد حقیقی اصلی اسلام قرن اول کے معیاری غیر متعصب وسیع النظر اسلام کی ضرورت ہے جس کی روح قدیم ہو لیکن قالب جدید جس کا جوہر پرانا ہو مگر جس کا ظاہر بالکل نیا ہو، جس کے مقاصد قدیم مگر جس کے اظہار کے طریقے نئے ہوں ،جو جدید و قدیم کا جامع ہو، جو دنیا و دین کا آمیزہ ہو، جو دین میں پیغمبروں کے طرز عمل کو اختیار کرے اور دنیا کے امور میں فرعون جیسی شان و شوکت کا علمبردار ہو، دین کا غلبہ عہد حاضر میں اسی ذریعے سے ممکن ہے مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اسلام کو پبلک لاءکے بجائے پرائیوٹ زندگی تک محدود کرلیں تاکہ مذہب کی بندش اور پابندیاں ان کی ترقی میں رکاوٹ نہ ڈالیں جب ریاست کے مذہبی قوانین حلال و حرام ، صحیح و غلط ، کا تعین کرتے ہیں تو سرمایہ کار کارخانے نہیں لگاتے ترقی کی رفتار رک جاتی ہے بیرونی سرمایہ کار سرمایہ نہیں لاتے معیشت سست ہو جاتی ہے کیونکہ پبلک لاءمیں مذہب کو لانے سے سرمایہ کاری میں زبردست رکاوٹ پیداہوتی ہے مثلاً پاکستان کے شمالی علاقے جو روئے زمین پر وسائل کے لحاظ سے جنت ہیں وہاں سیاحت اس لیے نہینہوسکتی کہ لوگ مغرب کے بعد سوجاتے ہیں اپنی عورتوں کو سیاحت کی صنعت میں

خدمت کرنے ، سیاحوں کا دل لبھا کرپیسہ کمانے کے لیے بھیجنا پسند نہیں کرتے مذہب آپ کا ذاتی معاملہ ہے پیسہ پیشے سے ملتا ہے عہد حاضر میں ہرپیشہ جائز ہے کیونکہ حدیث کے مطابق سود کا غبار ہر نتھنے تک پہنچ رہا ہے حدیث کے مطابق مسجد میں ساز کی آواز بج رہی ہے لہٰذا ممنوعات سے گریز تو عملاً ممکن نہیں رہا لہٰذا مجبوراً تمام پیشے تقریباً جائز ہوگئے ہیں سیاح سیر و تفریح لطف اٹھانے کے لیے آتے ہیں عورت کے بغیر سیاحت کیسے چل سکتی ہے جنوبی افریقہ میں کھیل کے عالمی سالانہ مقابلے ہوئے تو عورتوں کو عصمت فروشی کی اجاز ت ایک ہفتے کے لیے دی گئی تاکہ ملکی آمدنی میں اضافہ ہو ویسے وہاں عصمت فروشی جرم ہے قومی ترقی کے لیے استثناءدیا گیا ہے یہ قانون ہر مذہب میں ہوتا ہے حالت اضطرار میں سور بھی تو حلال ہو جاتا ہے دقیانوسی رسوم عورت کی حیائ، مرد کی بالادستی اور قدامت پرستی کے باعث ان کی معاشی حیثیت کم زور رہتی ہے سب غربت میں گرفتار رہتے ہیں جو کچھ مل گیا اس پر قناعت کرتے ہیں تقدیر پر راضی رہنے کے باعث یہ کبھی ترقی نہیں کرسکتے ان کے بڑے بڑے خاندان کئی کئی بچے ان کی معاشی ترقی میں اصل رکاوٹ ہیں جتنے کم بچے جتنا چھوٹا خاندان ہوگا اللہ کی رحمت اتنی زیادہ ہوگی زیادہ معاشی ترقی ہوگی زیادہ تمتع کرسکیں گے اچھی تعلیم دلا سکیں گے۔ترقی نہ ہونے سے GDP، GNP میں اضافہ نہیں ہوسکتا export نہیں بڑھ سکتی سیاح نہیں آسکتے ٹیکس نہیں مل سکتا فارن ایکسچینج نہیں آسکتایہ سب پابندیاں ہٹ جائیں تو اتنا سرمایہ ملے گا کہ اس خطے کے لوگوں کی معاشی زندگی بالکل بدل جائے گی اسی طرح سوات ، بلوچستان وغیرہ کے علاقوں میں اعلیٰ سیب، انگور پیدا ہوتا ہے وہاں غیر ملکی کمپنیوں کو شراب بنانے کی اجازت دے دیں یہ شراب فرانس یا یورپ جائے گی مقامی لوگوں کو ایک قطرہ بھی نہیں ملے گا ملازمین بھی غیر ملکی ہوں گے صرف زمین انگور سیب مقامی ہوں گے ملک کی معاشی ترقی بڑھ جائے گی لیکن مذہب کی قدامت پرستی قدم قدم پر سرمایہ کاری کی راہ میں سرمایے کے اضافے میں صنعتی و معاشی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرکے پاکستان کو پیچھے کرتی جارہی ہے سور، چھپکلی،کتے پاکستانی نہینکھاتے لاکھوں کی تعداد میں یہ جانور مارے مارے پھرتے ہیں اور شہروں دیہاتوں کا امن و سکون تباہ کرتے ہیں انھیں مار کر سکون بھی ملے گا اور ہم کھانے والوں کویہ جانور ایکسپورٹ کرکے فارن ایکسچینج تو کما سکتے ہیں لیکن مسلمان نہ تو خود سور کھاتے ، نہ شراب پیتے نہ دوسرے کو کھانے پینے دیتے ہیں ان میں رواداری [Tolerance] نہیںہے ،وہ اپنے سوا ،اپنے دین کے سوا، اپنی روایات کے سوا کسی کو درست نہیں سمجھتے وہ خبط عظمت میں مبتلا ہےں اسلاف پرستی میں گرفتار ہیں وہ زمانے کی رفتار کا ساتھ نہیں دینا چاہتے زمانے کے ساتھ چلنے کے بجائے زمانے کو اپنے مطابق چلانا چاہتے ہیں یہی ان کی دنیا اور آخرت میں تباہی کا اصل سبب ہے دنیا میں بھی نکو رہیں گے اور آخرت میں بھی ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی جو دنیا مینکچھ نہیں کرسکتا وہ آخرت میں کیا کرسکے گا [۱۲]امام غزالی وغیرہ نے دین کو صرف پانچ مقاصد شریعہ تک محدود کرکے اس زمانے کے مطابق دین کی تشریح کی یہ تشریح ان کے زمانے کے لیے درست تھی امام غزالی نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں نے جو کہا ہے وہ حتمی قطعی آخری رائے ہے امت نے خواہ مخواہ جمود اختیار کرلیا ہے اب زمانہ بدل گیا ہے لہٰذا مقاصد شریعہ کی فہرست ناکافی ہے ہمارے زمانے کے مطابق نہیں ہے لہٰذا مقاصد شریعہ میں اضافہ لازمی ہے جدید زندگی جدید تقاضے لارہی ہے لہٰذا ان تقاضوں کے مطابق دین کے جوہر کو برقرار رکھتے ہوئے دنیا کے حل پیش کرنا اہل دین کی ذمہ داری ہے جو لوگ مقاصد شریعت کی فہرست میں اضافے کو بدعت سمجھتے ہیں اور عصری تقاضوں کو پہچاننے سے قاصر ہیں ایسے ہی لوگ دین کے غلبے و عروج کی راہ میں اصل رکاوٹ ہیں جدید عہد کا تقاضہ ہے کہ آزادی، مساوات، جمہوریت، ترقی کو مقاصد شریعت کی فہرست میں شامل کیا جائے تسخیر کائنات کا بھی اضافہ کیا جائے اعلیٰ معیار زندگی، عورت کی تعلیم، عورت کی نوکری ، روز گار، کاروبار وغیرہ وغیرہ کو بھی جدید فہرست میں داخل کرنا چاہیے۔ [۲۲] اسلام نے عورت پر وہ حدود عائد نہیں کی جو فقہائے کرام نے عائد کردی ہیں قرن فی بیوتکم کی آیت کا مطلب وہ نہیں جو علماءنے سمجھا اس آیت کی غلط تفسیر عورت کی ترقی میں اصل رکاوٹ ہے یہ آیت ازواج مطہرات تک محدود ہے اس کا دائرہ وسیع کرنے کے باعث عالم اسلام کی پچاس فی صد آبادی گھروں میں مسدود ، محصور ، محدود اور مقید ہے یہ بہت بڑا نقصان ہے اگر عورت گھر میں بیٹھی رہے گی تو اسکول، کالج ،یونیورسٹی، ہسپتال کیسے چلیں گے ؟عورت کو عورت پڑھائے گی ، عورت کا علاج عورت کرے گی تو عورت گھر سے نکلے بغیر یہ سب کام کیسے کرے گی؟ اور ہر وقت مرد تو عورت کے ساتھ نہیں جاسکتا لہٰذا عورت کو خود ہی سفر کرنا ہوگا مردوں سے میل جول بالکل فطری بات ہے لیکن ملا ¶ں نے شریعت کی جو تعبیر پیش کی ہے وہ تو عورت کے گھر سے نکلنے کو ہی نا ممکن بنادیتی ہے لہٰذا اب دین کی نئی تشریح کی ضرورت ہے پندرہ سو سال سے عورت کا مقام گھر ثابت کرنے والی تشریحات عصر حاضر میں نہیں چل سکتیں ان کو نظر انداز کیے بغیر مسلمانوں کی آدھی دنیا ترقی نہیں کرسکتی ترقی کے بغیر آمدنی میں اضافہ نہیں ہوسکتا آمدنی میں اضافے کے بغیر GNP،GDP میں اضافہ نہیں ہوسکتا اس اضافے کے بغیر دنیا کی قوموں میں ہمیں بلند مقام نہیں مل سکتا قرآن کی قدیم تفاسیر اب چلنے والی نہیں ہیں جدید تفاسیر جو قدیم رنگ میں لکھی گئی ہیں یہ بھی چلنے والی نہیں ان سب پر نظر ثانی کی ضرورت ہے [۳۲] قرآن کی تفسیر لکھتے ہوئے اور فقہ کی کتابیں مرتب کرتے ہوئے ان میں غلام و لونڈی کے مسائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ غلام لونڈی اب ختم ہوچکے ہیں اسلام نے غلامی کا خاتمہ کردیا ہے وہ دنیا کو آزادی دینے کے لیے آیا تھا لہٰذا آزادی کے بعد غلام لونڈی کا کیا سوال؟ لہٰذا مدارس میں بھی ان موضوعات کو پڑھا کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب غلامی کا زمانہ واپس نہیں آسکتا جب زمانہ ہی ختم ہوگیا تو اس کا علم دینے کی کیا

ضرورت ہے جدید فقہی کتب سے ان مسائل کو خارج کردیا جائے اسی طرح دیگر احکامات جو زمانہ کے بدلنے سے اب بدل گئے ہیں یا جن پر عمل ممکن نہیں رہا ان پر فقہی مباحث پڑھانے اور کتابوں میں شامل کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ وقت کا زیاں ہے اس کے بجائے علماءکو جدید مباحث پڑھنے چاہئیں [۴۲]رسالت مآب آخری پیغمبر ظاہر تھے ان کے بعد نبوت ختم ہوگئی کیونکہ انسانی شعور نے اتنی ترقی کرلی کہ اب وہ نبوت کا محتاج نہ رہا لہٰذااب قیامت ہمارے لیے کافی ہے اس کتاب کو سمجھنے کے لیے پیغمبر ظاہر کی عدم موجودگی میں پیغمبر باطن [عقل] موجود ہے جو ابد تک موجود رہے گا جو ہماری رہنمائی و رہبری کے لیے کافی ہے اسلام خالص عقلی مذہب ہے وہ رسوم و رواج اور قصے کہانیوں کا دین نہیں ہے شریعت کے احکامات کا اطلاق صاحب عقل پر ہوتا ہے فاطر العقل پر نہیں پاگل پر شریعت لاگو نہیں ہوتی عقل کا انہدام فرد کو شریعت پر عمل سے آزاد کردیتا ہے لہٰذا شریعت عقل سے آزاد نہیں ہوسکتی عقل و نقل میں کوئی تعارض نہیںہے قرآن کا کوئی حکم شریعت کا کوئی فیصلہ عقل کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ عقل و نقل میں تطبیق سے ہی شریعت موثر ہوتی ہے عقل کی اپنی حدود ہیں، نقل کی اپنی حدود ہیں، وحی کی اپنی حدود ہیں ،ہر شے اپنی حدود میں رہے اور کوئی دوسری کے اقلیم میں مداخلت نہ کرے تو کسی قسم کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا لہٰذا افراط و تفریط کے باعث ہم ایک ذریعے کو دوسرے ذریعے ، ایک ماخذ کو دوسرے ماخذ کی اقلیم میں دخل اندازی کی اجازت دیتے ہیں جس کے باعث مسئلے پیدا ہوتے ہیں [۵۲]یوروپ میں کیتھولک ازم اور پروٹسٹنٹ ازم کے مابین لڑائیوں ،خانہ جنگیوں ، قتل و خون کے باعث مستقل بد امنی تھی لبرل ازم آیا تو اس نے مذہبی مسائل حل کردیے اب یوروپ میں کوئی مذہبی بنیادوں پر نہیں لڑتا سب لوگ مستقل مذہب رکھنے کے باوجود روادار ہوگئے ہیں سب ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں سب ایک دوسرے کو مساوی سمجھتے ہیں ، سب اپنے اپنے تصور خیر کو دوسرے کے تصور خیر کے مساوی سمجھتے ہیں اپنے خیر کو دوسرے پر برتر فائق نہیں سمجھتے لہٰذا اختلافات نہیں پیدا ہوتے سب امن و امان سے رہ رہے ہیں اب پاکستان میں تمام فرقہ وارانہ تنازعات کی اصل وجہ یہ مذہبیت ہے اس کے خاتمے کے بغیر ملک میں امن و امان قائم نہیں ہوسکتا امن نہ ہو تو ترقی نہیں ہوسکتی لہٰذا مذہبی جھگڑے ختم کیے بغیر مذہبی تشدد پسندی کا خاتمہ نہیں ہوسکتا یہ وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔جمہوریت ہمارے اندر رواداری پیدا کرتی ہے ANP، PPP، MQM میں زبردست دشمنی ہے کراچی میں ایک دوسرے کے سینکڑوں ، ہزاروں کارکن یہ قتل کرچکے ہیں لیکن حکومت میں ساتھ ساتھ بھی شریک ہیں قتل عام میں ملوث ہونے کے باوجود یہ سب جمہوری نظام پر یقین رکھتے ہیں اور اسے چلانے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں جمہوریت پر یہی اعتماد اس قتل و غارت گری کا رفتہ رفتہ خاتمہ کردے گاتمام اختلافات کے باوجود یہ جمہوری عمل کے جاری رہنے اور اقتدار میں شراکت پر متفق ہیں یہ جمہوریت کی خوبی ہے کہ زبردست اختلاف دشمنی کو بھی وہ جمہوریت سے محبت میں بدل دیتی ہے لیکن مذہبی فرقوں میں یگانگت کس طریقے سے پیدا ہوگی؟ لہٰذا ان تمام فرقوں پر پابندی لگادی جائے [۶۲]اسلام میں لونڈی کے لیے پردے کی کوئی پابندی نہیں مگر آزاد عورت کے لیے حجا ب کی پابندی ہے اسلام میں لونڈی زیادہ آزاد ہے اور آزاد عورت ہے چاری بالکل پابند لونڈی کے لیے آدھی سزا ہے اور آزاد عورت کے لیے پوری سزا لونڈی کے لیے رجم نہیں ہے آزاد عورت رجم کی جاسکتی ہے اسلام ایک جانب مساوات کی بات کرتا ہے دوسری جانب خود ہی مساوات کے اصول کی تردید کرتا ہے وہ کہتا ہے سب برابر ہیں تمام انسان برابر ہیں لیکن شریعت کا گہری نظر سے جائزہ لیجیے تو تمام انسان تو کیا تمام مسلمان بھی برابر نہیں ہےں۔عشرہ مبشرہ، سابقون الاولون، ان کے درجے الگ ہیں صحابہ میں پہلا درجہ حضرت ابو بکرؓ کا ہے باقی تمام صحابہ کا درجہ ان سے نیچے ہےں مرد چار شادی کرسکتا ہے عورت صرف ایک، مرد طلاق دے سکتا ہے عورت طلاق نہیں دے سکتی یہ مساوات کی نفی ہے باپ بیٹے کو قتل کردے تو قصاص میں اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔ مشرکین منافقین اہل کتاب برابر نہیں ہیں ان میں بھی فرق ہے اہل کتاب بھی برابر نہیں ہیں ان میں عیسائیوں کو اسلام نے یہودیوں پر فضیلت دی ہے ۔ پورا اسلام مساوات کے اصول کے خلاف کھڑا ہے لیکن مولوی یہی کہتا ہے کہ اسلام میں مساوات ہے حالانکہ میراث میں بھی مساوات نہیں ہے عورت حکمران نہیں ہوسکتی امام نہیں ہوسکتی قاضی نہیں ہوسکتی مفتی نہیں ہوسکتی مجاہد نہیں بن سکتی قبرستان نہیں جاسکتی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کرسکتی قرآن میں جہاں بھی اللہ کا ذکر ہوا ہے وہاں ھُو کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے خود اللہ تعالیٰ بھی اپنے لیے ہئی کا صیغہ پسند نہیں کرتے پورا قرآن عدم مساوات پر مبنی احکامات سے پُر ہے لیکن مسلمان جھوٹ کہتے ہیں کہ اسلام نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مساوات مہیا کی [۷۲]طلاق کا اسلامی قانون دنیا کا سب سے ظالمانہ قانون ہے بس تین مرتبہ طلاق کے الفاظ ادا کرکے ایک عورت کی پوری زندگی کو سیاہ رات میں تبدیل کردیا جاتا ہے اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ اسلام دنیا کا سب سے بہترین اور عادلانہ نظام ہے یہ کون سا عدل ہے کہ مرد کی زبان کی ایک جنبش عورت کی قسمت کا فیصلہ کردے اور اس کے خلاف کسی عدالت میں اپیل نہ ہوسکے دنیا ابھی تک اندھیرے میں ہے دنیا عورت کے معاملے میں آج بھی تعصب میں مبتلا ہے دنیا کی کوئی عدالت بشمول اسلامی عدالت عورت کو متوقع طلاق کے خلاف حکم امتناع [Stay order] جاری نہیں کرتی ہر طلاق موثر ہو جاتی ہے بس کچھ جرمانے، کچھ فوائد عورت کو مل جاتے ہیں مگر کوئی قانون اسلامی یا غیر اسلامی مرد کو طلاق کی تلوار استعمال کرنے سے نہیں روک سکتا [۸۲]اسلام سے پہلے لوگ فطرت کی پرستش کرتے تھے پہاڑ، دریا، ندی، نالے، سمندر، طوفان، بجلی ،چاند ،سورج انسان ان کی پرستش کرتا تھا ان کو خدا سمجھتا تھا ان سے اپنی قسمت کے فیصلے وابستہ کرتا تھا اسلام آیا تو اس نے انسان کا رشتہ فطرت کی پرستش سے توڑ کر خالق

فطرت کی پرستش کی طرف جوڑ دیا اسلام نے تسخیر کائنات کا انقلابی تصور دے کر انسان کو فطرت کی غلامی سے نجات دے کر اسے فطرت پر غلبہ و تسلط قائم کرنے کی غیر معمولی قوت عطا کی مغرب کا انقلاب تسخیر کائنات اسلام کے تصور تسخیر کے باعث ہی ممکن ہوا مغرب اسلام کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا [۹۲]اسلام نے وحدت آدم، وحدت انسانیت، اخلاقیات عالم، عدل عالمگیری کی بات کی ہے یہ وہ بنیادی اصول ہیں جن پر پوری دنیا متحد ہوسکتی ہے ان صوبوں میں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا دعوت دینے کا طریقہ یہی ہے کہ گفتگو مشترکات سے اختلافات کی طرف جانی چاہیے جو کچھ ہمارے درمیان طے شدہ ، احکام عشرہ، عالمگیر متفقہ اخلاقیات کے اصول بحث یہاں سے شروع ہونی چاہیے پھر تفردات ، تنوعات کی طرف جانا چاہیے قوموں کے درمیان جو کچھ مشتر ک ہے اس نقطۂ اشتراک سے گفتگو کا آغاز ہونا چاہیے تمام ادیان عالم بر حق ہیں وہ سب خدا آخرت اور اعمال صالحہ کی طرف بلاتے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں فرق صرف طریقہ کار کا ہے اصول کا نہیںہے وحدت مذاہب عالم ہی اس وقت تمام عالمگیر مذہبی اختلافات کو طے کرنے کا طریقہ ہے سب مذاہب حق ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں الحق کا دعویٰ ہی تمام جھگڑوں کی بنیاد نہیں امن ہی دین کا مقصد ہے لیکن اگر دین کے کسی عقیدے نظریے کے باعث امن عالم منتشر ہورہا ہے تو اس کو ترک کرنا دین اسلام کا تقاضہ ہے بین المذاہب مکالمے کے ذریعے ہی تمام مذہبی اختلافات کو حل کیا جاسکتا ہے ورنہ تیسری عالمگیر جنگ مذہبی بنیادوں پر لڑی جائے گی کیونکہ ایران انقلاب کے بعد دنیا بھر میں تمام مذاہب کو نئی قوت ملی ہے اور یہ قوت تیزی سے تصادم کی طرف جارہی ہے [۰۳]اسلام نے دنیا کو سب سے پہلے آزادی مساوات ترقی کا درس دیا حضرت موسیٰ ؑ نے اپنی قوم کو غلامی سے نکال کر آزادی عطا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوات کا سبق دیتے ہوئے فرمایاکہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تواس کا ہاتھ کاٹ دیتا حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے کب سے آزاد انسان کو غلام بنالیا ہے اسلام زمانے کی ترقی کا ساتھ دے سکتا ہے صحابہؓ نے زبردست ترقی کی پوری دنیا پر قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کا معیار زندگی بلند کیا معیار زندگی کو بلند کرنا اسلام کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ہے لوگ اچھی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اسلام اسے پسند کرتا ہے جمالیاتی حس کے لیے معیار اہم ہے لہٰذا احساس جمال کی آرائش و افزائش معیار بلند کیے بغیر ممکن نہیں اسلام ایسی ترقی میں حائل نہیں ہوتا اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے لہٰذا وہ اخراجات زندگی جو لوگوں کے احساس جمالیات، جمالیاتی معیارات میں اضافہ کا باعث بن جائیں یا جن سے جمالیاتی حظ حاصل ہوسکے عین شرعی امور میں داخل ہےں [۱۳]دنیا میں سب سے پہلے انسان آئے پھر اسلام آیا انسان پہلے ہے مذہب بعد میں ہے انسانیت کو مذہبیت پر ایک درجہ برتری حاصل ہے انسانیت کے سامنے اسلامیت مسلمانیت ثانوی نوعیت کی چیز ہے اخلاقیات عدل وغیرہ عالمگیر اقدار ہیں ہر تہذیب زمانے اور دور میں متفقہ اخلاقیات اقوام عالم کے درمیان موجود رہی ہیں ۔ تصور حقیقت اور تصور الخیر سے اخلاقیات ، حقوق اور عدل کاکوئی تعلق ہے؟ یہ سب معروضی [objective] اصطلاحات ہیں جو زماں و مکان کی قید سے ماوراءہر عہد کی علمیت کے لیے مانوس اصطلاحات ہیں ان کے معانی میں بھی کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے تمام عالمی جنگوں ، لڑائی جھگڑو ں کے خاتمے کا طریقہ ایک متفقہ مذہب، مشترکہ اخلاقیات اور متحدہ تصور عدل ہے یہ اشتراک معنوی صرف اور صرف بنیادی حقوق کے منشور کے تحت پیدا کیا جاسکتا ہے اس کے سوا کوئی دستاویز ، کتاب، اصول ایسا نہیں ہے جس کے ذریعے ہم قوموں کے باہمی اختلافات کا خاتمہ کرسکتیں لہٰذا ہمیں مذہب حقوق انسانی اختیار کرلینا چاہیے جس پر اقوام متحدہ کے ننانوے فی صد اراکین دستخط کرچکے ہیں مگر عملاً اس کا نفاذ ابھی تک نہیں کیا جاسکا [۲۳] ایک خیال ہے کہ تصوف عالمگیر گمراہی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بدعت عالمگیر نہیں ہوتی دونوں اقوال میں تطبیق کیسے پیدا کی جائے امام غزالی اور تصوف کے دیگر سلسلوں نے مسلمانوں کو عملی زندگی سے کاٹنے میں اہم کردار ادا کیا تصوف افیون ہے امام ابن تیمیہ نے تصوف کے خلاف جہاد کیا اور اسے باطل قرار دیا لیکن امام ابن تیمیہ کے فتاویٰ کی ۶۳ جلدوں میں دو جلدیں گیارہ اور بارہ تمام تر سلوک و طریقت اور تصوف کے بارے میں ہیں ان کے لائق شاگرد حافظ ابن قیم مصنف مدارج السالکین کی کتابیں بھی اسی وادی سے متعلق ہےں George Maqdisi کے مقالے Ibn Tamiyya, A Sufi of the Qadiriyya کے مطابق امام ابن تیمیہؒ، غزالیؒ سے کم صوفی نہیں تھے انھینتصوف کی وہ رسمی اسناد بھی حاصل ہیں جو ابھی تک امام غزالی کے لیے دریافت نہیں ہوسکیں حنبلی صوفی عالم خواجہ انصار بروی مصنف منازل السائرین خود بہت بڑے صوفی تھے شیخ عبدالقادر جیلانی بھی حنبلی سلسلے کے صوفی تھے ایم لا ¶س پہلا مستشرق ہے جس نے امام ابن تیمیہ کے افکار میں صوفیانہ خیالات پر تحقیق کی اور اس مروجہ خیال کی تردید کردی کہ وہ تصوف کے دشمن تھے ابن تیمیہؒ نے تصوف کی تردید نہیں کی البتہ تصوف کے باطل فرقوں خصوصاً اتحادیہ کے تصور حلولی پر گرفت کی تصوف کے اکثر بڑے لوگ یا شافعی ہیں یا حنبلی شیخ عبدالقادر جیلانی کا خرقۂ خلافت جو ابو عمر بن قدامہ، موفق الدین ابن قدامہ کو عطا ہوا ان دونوں حضرات کے بیٹے اور بھتیجے ابن عربی عمر بن قدامہ کے ذریعہ ابن تیمیہؒ کو عطا ہوا ۔راسخ العقیدہ مکاتب فکر امام ابن تیمیہ کی بہت عزت کرتے ہیں اور اب جاوید غامدی صاحب نے بھی اپنے فرقے کا شجرہ نسب امام ابن تیمیہؒ امام ابن قیمؒ کے واسطے سے فراہی و اصلاحی تک قائم کرکے خود پر ختم کردیا ہے جبکہ غامدی صاحب کے خیال میں تصوف گمراہی بدعت ضلالت ہے التباس کی اس دھند میں حقیقت کو تلاش کرنا مشکل کام ہے اسلامی تاریخ اور اسلامی شخصیات پر اسرار ہیں ان کی اصل حقیقت معلوم نہیں ہوتی جن شخصیات کی اصل حقیقت کا پتہ ہی نہیں ان کو علم دین کے لیے رہنما بنانا مسلمانوں کا غلط طریقہ ہے لہٰذا قرآن و سنت

کی نئی تعبیر و تفہیم و تشکیل کی ضرورت ہے بدلے ہوئے حالات میں بدلی ہوئی شرح جو کسی امام کی محتاج نہ ہو لیکن اس عمل کے دوران امت کے تمام مکاتب فکر، تمام ائمہ سے خوشی چینی کی جائے ان کے کام کی قدر کی جائے مگر اس نظریے کے تحت کہ یہ کام اپنے عہد کے لیے بے مثال تھا مگر اب یہ محض تاریخی ورثہ ہے مگر نہایت قیمتی قابلِ قدر و استفادہ ہے ،ہر پھول سے رس لیا جائے اور عالمگیر گل دستہ تیار کیا

Like · Comment

رقعہ likes this.